

علیہ السلام
حضرت ابراہیم کی قربانیاں
(مع قربانی کے فضائل)

www.sirat-e-mustaqeem.com



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے،

نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش

ہوتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔

(فردوسُ الاخبار بما ثور الخطاب، ج ۲ ص ۲۸۴، حدیث ۶۰۸۳)

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے

ہو، الہی، مرا، شعار، دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی یتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَسِّرُ الْيُسْرَى خَيْرٌ مِنَ الْعُسْرِ“ مُسْلِمَانِ كِي نَيْتِ اُس كے عمل سے

بہتر ہے۔ (الْعَجْمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِي ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دوہدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ وین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اذْكُرُوا اللّٰهَ، تُوبُوا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضافہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اغلاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دُورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رعبت دلاؤں گا ❀ تہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواب سچ کر دکھایا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَا ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ اپنی خوشبوئیں، بہاریں اور برکتیں لٹا رہا ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، حضرت سَیِّدُنَا اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے صاحبزادے حضرت سَیِّدُنَا اِسْمَاعِیْلَ ذِیْنَحْ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ مِل کر صبر و رضا کا ایسا منظر پیش فرمایا کہ جس کی نظیر (مثال) نہیں ملتی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ذُو الْحِجَّہ کی آٹھویں (8) رات ایک خواب دیکھا جس میں کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَنْح کرنے کا حکم دیتا ہے۔“ نویں (9) رات پھر وہی خواب دیکھا، دسویں (10) رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے صُحُح اس خواب پر عمل کرنے یعنی بیٹے کی قربانی کا پکا ارادہ فرمالیا۔ (تفسیر کبیر، ۳۶۹/۹، از بیٹا ہو تو ایسا، ص ۲-۳، ملقط) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قربانی کے لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جب اپنے پیارے بیٹے حضرت اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَام کو جن کی عمر اُس وقت 7 سال (یا 13 سال یا اس سے تھوڑی زائد) تھی لے کر چلے۔ (بیٹا ہو تو ایسا، ص ۳) پھر جس طرح حضرت اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا تھا ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چھری تیز کی، حضرت اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَام کو پیشانی کے بل لیٹا دیا، اُن کے چہرے سے نظر ہٹالی اور ان کے گلے پر چھری چلا دی، لیکن چھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گلانہ کاٹا۔ اِس وقت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی نازل ہوئی۔ چنانچہ پارہ 23 سُورَةُ الصَّفٰتِ آیت نمبر 104 تا 107 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاَدْبٰتُہٗ اَنْ یَّابْرٰہِیْمُ ؑ قَدْ صَدَّقَتْ

تَرْجَمَہ کنزالایمان: ”اور ہم نے اسے نِدَا فرمائی کہ اے

الرُّعْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٥﴾
إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَكْوُ النَّبِيُّ ﴿١٦﴾ وَقَدْ يُثَبِّتُ
بِذِيْجٍ عَظِيمٍ ﴿١٧﴾

ابراہیم بیشک تُو نے خواب سچ کر دکھائی، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے صدقہ میں دے کر اسے بچالیا۔“

(تفسیر خازن ج ۴ ص ۲۲ لخصاً، از بیٹا ہو تو ایسا، ص ۱۲)

آپ علیہ السلام کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں حضرت سیدنا اِسْمَاعِیلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ کا اعلیٰ مقام صبر و رضا ثابت ہوتا ہے، وہیں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَامُ کا اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کا حد درجہ مطیع و فرمانبردار ہونا بھی ظاہر ہوتا ہے۔

کیا ہر کوئی خواب دیکھ کر اپنا بیٹا ذبح کر سکتا ہے؟

یاد رہے! کوئی شخص خواب یا غیبی آواز کی بنیاد پر اپنے یا دوسرے کے بچے یا کسی انسان کو ذبح نہیں کر سکتا، کرے گا تو سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار قرار پائے گا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ جو خواب کی بنا پر اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے، یہ حق ہے کیوں کہ آپ نبی ہیں اور نبی کا خواب وحیِ الہی ہوتا ہے۔ ان حضرات کا امتحان تھا، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَامُ جَنَّتِ دُثْنَبَ لے آئے اور اللہ تَعَالٰی کے حکم سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ نے اپنے پیارے بیٹے کے بجائے اُس جَنَّتِ دُثْنَبَ کو ذبح فرمادیا۔

(بیٹا ہو تو ایسا، ص ۱۹)

آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کا نام ”ابراہیم“ ہے۔ ابراہیم سُریانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں اَبَّ رَحِیم (یعنی مہربان باپ) چونکہ آپ بچوں پر بہت مہربان تھے۔ نیز مہمان نوازی اور رَحْم و کرم میں

آپ مشہور ہیں، اسی لیے آپ کو ابراہیم کہا جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابراہیم اصل میں ابرم تھا۔ جس کے معنی ہیں بزرگ، چونکہ آپ بہت سے انبیائے کرام (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام) کے والد ہیں اور سارے دینوں میں آپ کی عزت، حتیٰ کہ مُشرکینِ عرب بھی آپ کی عظمت کرتے تھے، اس لیے آپ کا نام نامی ابراہیم ہوا۔ (تفسیر نعیمی ۱/۶۱۸، ص ۲۱۸) آپ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی کُنیت أَبُو الصَّيْفَان (بہت مہمان نواز) ہے۔ کیونکہ آپ کا گھر سڑک کے کنارے تھا جو بھی وہاں سے گزرتا آپ اس کی مہمان نوازی کرتے تھے۔ (تفسیر خازن، تحت قولہ من احسن دینا من اسلم، ۱/۴۳۴) آپ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی ولادت سرزمین ”آہواز“ کے مقام ”سوس“ میں ہوئی پھر آپ کے والد آپ کو ”بابل“ ملکِ نمرود میں لے آئے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو حکمت و دانائی سے سرفراز فرمایا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو زمین و آسمان کی تمام اشیاء کا مشاہدہ بھی کرایا۔ چنانچہ اِرشادِ رَبَّانی ہے: ﴿وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ﴾ ﴿۵۵﴾ تَرْجَمَةُ کنزالایان: اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ عَيْنُ الْيَقِيْنِ والوں میں ہو جائے۔ (پارہ: ۷، الانعام: ۷۵)

10 خاص فضیلتیں:

آپ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو دس (10) ایسی فضیلتیں حاصل ہیں جو آپ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے ساتھ خاص ہیں۔ وہ فضیلتیں یہ ہیں: ﴿... رَسُوْلٍ پَاکِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام سب سے اَفْضَل ہیں ﴿... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام ہی اپنے بعد آنے والے سارے انبیائے کرام عَلَیْہِ الصَّلَام کے والد ہیں۔﴾ (بہار شریعت، ۱/۵۲) ﴿... ہر آسمانی دین میں آپ ہی کی پیروی اور اطاعت ہے ﴿... ہر دین والے آپ کی تَعَطُّیْم کرتے ہیں ﴿... آپ ہی کی یاد قربانی ہے ﴿... آپ ہی کی یاد گار حج کے اَرْکَان ہیں ﴿... آپ ہی کعبہ شریف کی پہلی تعمیر کرنے والے یعنی

اسے گھر کی شکل میں بنانے والے ہیں ﷺ... جس پتھر (مقامِ ابراہیم) پر کھڑے ہو کر آپ نے کعبہ شریف بنایا وہاں قیام اور سجدے ہونے لگے ﷺ... مسلمانوں کے فوت ہو جانے والے بچوں کی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی بیوی صاحبہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عَالَمِ بَرَزَخ میں پرورش کرتے ہیں ﷺ... قیامت میں سب سے پہلے آپ ہی کو عُمہ لباس عطا ہو گا اس کے فوراً بعد ہمارے حضورِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۱۱ مَحْضًا، ازینا ہو تو ایسا، ص: ۲۱، بتغیر قلیل)

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

سب سے اوّلیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آخری فضیلت کہ قیامت والے دن سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عُمہ لباس ملے گا بعد میں ہمارے نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو، اسے سُن کر کسی کے ذہن میں یہ خیال آسکتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنَا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حضورِ سَیِّدِ عَالَمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اَفْضَل ہیں۔ بروزِ قیامت سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنَا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حُلّہ عطا کیا جانا اپنی جگہ، مگر اَفْضَل ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ پارہ 3 سُورۃُ الْبَقَرہ کی آیت نمبر 253 میں اِرشاد فرماتا ہے:

تَرْجَبَهُ كُنُزُ الْاَيَّامِ: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر ا فضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

تِلْكَ اِلٰهُ سُلِّ فَصَلْنَا بَعْضَهُمْ
عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ط

صَدَّرَ الْاَفَا ضِل حضرت علامہ مفتی سَیِّد محمد نَعِیْم الدِّین مُراد آبادی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اللہ عَزَّ وَجَلَّ

کے اس فرمان کہ ”کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا“ کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے مراد حضور پر نور سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ آپ کو بدرجات کثیرہ (بہت سے درجوں کے سب) تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا۔ اس پر تمام اُمت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی شریک (یعنی ہم پلہ) نہیں، بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا ”درجوں بلند کیا“ ان درجوں کی کوئی شمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔ (خزان العرفان، پارہ: ۳، بقرہ: تحت الآیہ: ۲۵۳، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ یہاں تک کہ جناب ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی جو خصائص و کمالات اور بلند مراتب حاصل ہوئے وہ بھی ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے ہی دُنیا و مافیہا (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب) کو پیدا کیا گیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہوتے کہاں خلیل و پناہ کعبہ و منیٰ
لولا کہ والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

(حدائق بخشش، ص ۲۰۳)

بنے دو جہاں تمہارے لیے:

یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ فرما رہے ہیں: ہر کسی کا وجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

فیضِ نور سے ہے۔ اگر حضورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہ ہوتے تو نہ کعبہ تعمیر کرنے والے حضرت خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ہوتے، نہ کعبہ شریف کی بنیاد رکھی جاتی اور نہ ہی منیٰ کی رونقیں ہوتیں۔ (شرح حدائقِ بخشش از مولانا حسن قادری، ص: ۵۸۵) تو عالم کی پیدائش بھی حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل ہوئی ہے اور اس کائناتِ رنگ و بو میں چہل پہل بھی بیٹھے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَمِ قَدَم سے ہے۔ جب خالقِ اَرْض و سَمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ نے کائناتِ بَسَانے کا ارادہ فرمایا تو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کی تخلیق فرمائی، اس وقت نہ جنّ تھے نہ اِنسان، نہ لُوح تھی نہ قلم، نہ جَنّت و دوزخ، نہ حُور و ملک تھے، نہ زمین و فَلَک اور نہ ہی یہ مہر و ماہ و جُود میں آئے تھے۔ اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب کے نور سے لُوح و قلم اور عَرش و کُرسی پیدا فرمائے، پھر اس نورِ پاک سے آسمان و زمین اور جَنّت و دوزخ کو بنایا، غرض یہ کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک ہی مَقْصِدِ تخلیقِ کائنات ہے۔ جیسا کہ حدیثِ قدسی کا مفہوم ہے۔

حضرت سَیِّدُنَا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنَا عِیْسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی بَیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وحی بھیجی: اے عِیْسٰی! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان لاؤ! اور تمہاری اُمت میں سے جو لوگ اُن کا زمانہ پائیں، انہیں بھی حکم کرنا کہ اُن پر ایمان لائیں ”فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَا الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ“، یعنی کیونکہ اگر محمد عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا اور نہ ہی جَنّت و دوزخ بناتا۔“ جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ اس وقت جُنْشِش کر رہا تھا میں نے اس پر ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ“ لکھ دیا، پس وہ ٹھہر گیا۔ (الخصائص الکبریٰ، باب خصوصیتہ بکتابہ اسمہ الشریف... الخ، ۱/۱۲) گویا کہ اس کائنات کی سب رونقیں حضورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کے سبب سے ہیں۔

حدیثِ قدسی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِشَاد فرماتا ہے: لَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَاَهْلَهَا لِاَعْرَافِهِمْ كَرَامَتِكَ

وَمِنْ لَّدُنكَ عِنْدِي وَلَوْ لَكَ يَٰمُحَمَّدُ! مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا۔ یعنی اے میرے حبیب (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میں نے دُنیا اور اہل دُنیا کو اس لیے پیدا کیا کہ جو عِزّت و مَنزِلّت تمہاری میرے یہاں ہے، میں ان کو اس کی پہچان کر دوں اور اے میرے حبیب (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اگر تم نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا نہ کرتا۔ (تاریخ دمشق، ۵۱۸/۳، از ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۵۲۱) معلوم ہوا کہ دُنیا کی تمام اشیاء یہاں تک کہ جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی وجود کی دولت ہمارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے تَوْسَل سے ملی ہے، آپ ہی اَصْلِ کائنات اور شَبَعِ مَوْجُودات ہیں۔ اسی لیے تو اَعْلٰی حضرت رَحْمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں۔

(۱) زمین و زماں تمہارے لیے، مکین و مکاں تمہارے

چُنین و چُنّاں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے

(۲) فرشتے خِدم، رسولِ حِشْم، تمام اُعم، غلامِ کَرَم

وُجُود و عَدَم، حُدُوث و قِدَم، جہاں میں عیاں تمہارے لیے

(حدائقِ بخشش، ص ۳۴۸)

اشعار کی وضاحت:

(۱) یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ ساری زمین آپ کی خاطر بنائی گئی، جتنے بھی زمانے

آئے، آپ ہی کی خاطر، یہ مکان یعنی آبادیاں بھی آپ کی خاطر اور ان مکانوں کے مکین بھی آپ

کی خاطر، چنیں و چنّاں یعنی ایسا ویسا ہر شے آپ کی خاطر بلکہ دونوں جہاں ہی آپ کے لیے ہیں۔

(۲) یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرشتے آپ کے خدمت گزار ہیں، انبیاء و رسل علیہم

الصلوٰۃ والسلام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خیر خواہ ہیں، تمام اُمّتیں آپ کے کرم کی بھکاری

ہیں، وجود ہو یا عدم یعنی ہونا ہو یا نہ ہو، عالم حدوث ہو یا قدیم یعنی زندگی ہو یا موت، نیا ہو یا پرانا، رات ہو یا دن ان سب کی جلوہ سامانیاں آپ کی ذاتِ بابرکات کے طفیل ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قوم کو نیکی کی دعوت دینا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ عزوجل

نے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑا رتبہ عطا فرمایا ہے۔ اللہ عزوجل اپنے مقرب و محبوب بندوں کو آسانوں کے ساتھ ساتھ بہت سی مشکلات میں مبتلا فرما کر ان کی آزمائش بھی فرماتا ہے اور یہ نفوس قدسیہ حریف شکایت زبان پر لانے کے بجائے ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ ان مصائب و آلام کو برداشت کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی کئی چیزوں کے ذریعے آزمایا اور آپ علیہ السلام اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے ہر امتحان میں کامیاب ہوئے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم شرک کی لعنت میں مبتلا تھی۔ جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان نبوت فرمایا تو سب سے پہلے اپنے اہل و عیال میں سے اپنے چچا سے آغاز فرمایا اور اُسے شرک سے باز رہنے اور اللہ عزوجل کو ہی معبود حقیقی ماننے کی دعوت دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ علیہ السلام کا چچا آپ کی بات ماننے کی بجائے آپ علیہ السلام کا دشمن ہو گیا۔ قرآن پاک میں یہ واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے: چنانچہ پارہ 16، سورہ مریم، آیت نمبر 43، 42 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِذْ قَالَ لِاٰیِہِیَا بَتِّ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ
وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا ۖ یَا بَتِّ
اِنِّیْ قَدْ جَاۤءَنِ مِنَ الْوَلِیْمِ مَا لَمْ یَاْتِکَ

تَرْجَمَہ کنز الایمان: جب اپنے باپ سے بولا اے
میرے باپ کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے
اور نہ کچھ تیرے کام آئے اے میرے باپ بیشک

فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝

میرے پاس وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے
چلا آ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیت مبارکہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کو باپ سے

تعبیر کیا گیا ہے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت صدُرُ الْاَفَاضِل مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: قَامُوس میں ہے کہ اَزَّر، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے۔ امام علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) نے مَسَالِكُ الْخَفَاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے، چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں، قرآن کریم میں ہے

﴿نَعْبُدُ الْهَكَ وَالْهَ أَبَايَكَ اِبْرٰهٖمَ وَاسْمٰعِیْلَ وَالْهَ اَوْحٰدًا﴾ اس میں

حضرت اسمٰعِیْل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ آپ عَم (یعنی چچا) ہیں۔ (خزان

العرفان، ص ۲۶۱)

اَلْعَرَضُ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے چچا کو ہر طرح سے سمجھایا، لیکن وہ اپنے آبا و اجداد کے دین کو
چھوڑنے پر راضی نہ ہوا اور انتہائی سخت لہجے میں جواب دیا، جسے قرآن پاک نے پارہ 16، سورہ مریم کی
آیت نمبر 46 میں ان لفظوں سے بیان فرمایا ہے:

تَرَجَّعْتُ كَنِزًا لِّاِيْمَانٍ: بولا کیا تو میرے خُداؤں
سے مُنہ پھیرتا ہے اے ابراہیم بیشک اگر تو باز
نہ آیا تو میں تجھے پتھر اوکروں گا اور مجھ سے زمانہ
دراز تک بے علاقہ ہو جا۔

قَالَ اَرَا غِبْتَ عَنْ اِلٰهِيَّتِي
يَا اِبْرٰهٖمَ ۚ لٰكِنْ لَّمْ تَنْتَهَ لَا تَرْجِعْكَ
وَاَهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝

ٹھنڈی آگ:

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے چچانے جب آپ کی بات ماننے سے انکار کیا اور وہ بھی آپ کا دشمن ہو گیا تو اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو دعوت دی تو انہوں نے بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام مسلسل اپنی قوم کو نیکی کی دعوت دینے اور انہیں کُفر و شرک کی اندھیری وادیوں سے نکالنے کے لیے کمر بستہ رہے مگر وہ باز نہ آئے اور وہ بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دشمن ہو گئے اور کہنے لگے۔ ﴿قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ﴾ تَرْجِمَہ کنزالایمان: بولے انہیں قتل کر دیا جلا دو۔ (پارہ: ۲۰، العنکبوت: ۲۴) صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نمرود اور اس کی قوم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو جلا ڈالنے پر متفق ہو گئی اور انہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک مکان میں قید کر دیا اور قریہ کوٹی میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم (بڑی) آگ جلائی، جس کی تیش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (مَن-ج-نِیق-پتھر پھینکنے کی توپ) کھڑی کی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا، اس وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی زبان مبارک پر تھا حَسْبِيَ اللہُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کافی ہے اور کیا ہی اچھا کار ساز)، جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا تم سے نہیں، جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: تو اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیجئے! فرمایا: سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے۔ (خَزَائِنُ الْعِرْفَان، پارہ: ۱، ۷، الانبیاء، تحت الآیہ: ۶۸) تب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس آگ کو حکم فرمایا ﴿یٰۤاِبْرٰہِیْمُ کُنْیٰ بَرْدًا وَّ سَلْبًا عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ﴾ تَرْجِمَہ کنزالایمان: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔ (پارہ: ۱، ۷، الانبیاء: ۶۹) تو آگ نے سوا آپ کی بندش (رسیوں وغیرہ) کے اور کچھ نہ جلا یا اور آگ کی گرمی زائل ہو گئی اور روشنی باقی رہی۔ (خَزَائِنُ الْعِرْفَان، پارہ: ۱، ۷، الانبیاء، تحت الآیہ: ۶۹)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

آزمائش پر صبرِ انبیاء کا طریقہ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے!

نے اپنی قوم کو دینِ حق کی دعوت دینے میں کیسی ہمت، اشتقامت، حوصلے اور صبر سے کام لیا۔ پہلے آپ علیہ السلام کے گھر والے آپ کے دشمن ہوئے، پھر آپ علیہ السلام کی قوم بھی دشمن ہو گئی، اس کے باوجود آپ علیہ السلام نے دعوتِ دین پہنچانا ترک نہ فرمایا، بلکہ ان کی اصلاح کی کوشش جاری رکھی۔ یہاں تک کہ انہوں نے آپ علیہ السلام کو زندہ آگ میں جلانے کا فیصلہ کر لیا، تب بھی آپ علیہ السلام نے ان کے آگے جھکنا گوارا نہ کیا اور کمالِ صبر دیکھے! اُس وقت حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض بھی کی کہ کوئی حاجت ہے تو فرمائیں پوری کر دوں؟ مگر قربان جائیے! حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے نبیناؤ علیہ السلام پر کہ اس وقت بھی صبر و رضا کے پیکر بنے رہے۔ اس واقعے سے اُن اسلامی بھائیوں کو بھی درس حاصل کرنا چاہیے جو راہِ خدا عزوجل میں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے پیش آنے والی مصیبتوں پر شکوہ کرتے نظر آتے ہیں۔ یاد رکھئے! دین کی تبلیغ کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتِ کریمہ ہے اور اس راہ میں ملنے والی تکلیفوں پر صبر کرنا بھی انہی مقدس ہستیوں کا طریقہ ہے۔ اللہ عزوجل انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم اور اولیائے کاملین رحمہم اللہ النبیین کی آزمائش فرماتا ہے اور ان مصائب و آلام پر صبر کرنے پر وہ رحیم و کریم رب عزوجل اپنی رحمت سے انہیں بے شمار اجر و ثواب اور بلند درجات سے بھی نوازتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی نیکی کی دعوت دیتے وقت کہیں مشکلات اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے تو رضائے الہی کی خاطر اسے برداشت کرتے ہوئے صبر سے کام لیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اس کی برکت سے اجر و ثواب کا خزانہ ہمارے ہاتھ آئے

گا۔ اس ضمن میں دو فرامینِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنَّے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

(1) ”جس نے مُصِیبت پر صَبْر کیا یہاں تک کہ اس (مُصِیبت) کو اچھے صَبْر کے ساتھ لوٹا دیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لئے تین سو (300) دَرَجَات لکھے گا، ہر ایک دَرَجہ کے مابین (یعنی درمیان) زمین و آسمان کا فاصلہ ہو گا۔“ (الجامع الصغیر للشیوخی ص ۳۱۷ حدیث ۵۱۳۷)

(2) ”اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو تکلیف میں مبتلا رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ تکلیف اس کے تمام گناہ

مٹا دیتی ہے۔ (المستدرک، کتاب الجنائز، باب المریض یتب لہ من۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث: ۱۳۲۶، ج ۱، ص ۶۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِشْق کے امتحان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسْمَاعِیلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَاَلَسَّلَام حضرت سَیِّدُنا ابراہیم

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَاَلَسَّلَام کی زوجہ محترمہ حضرت بی بی ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔ ان

کی پیدائش کے بعد آپ (حضرت سَیِّدُنا ابراہیم) عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَاَلَسَّلَام پر وحی نازل ہوئی کہ آپ حضرت ہاجرہ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور اِسْمَاعِیلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَاَلَسَّلَام کو اُس سر زمین میں چھوڑ آئیں جہاں بے آب و گیاہ (یعنی بے رونق)

میدان اور خشک پہاڑیوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلَام نے حضرت ہاجرہ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت اِسْمَاعِیلُ عَلَیْہِ الصَّلَام کو ساتھ لے کر سفر فرمایا اور اُس جگہ آئے جہاں کعبہ

مُعَظَّمہ ہے۔ یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ، نہ دُور دُور تک پانی یا آدمی کا کوئی نام و نشان

تھا۔ ایک توشہ دان میں کچھ کھجوریں اور ایک مٹک میں پانی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلَام وہاں رکھ کر روانہ

ہو گئے۔ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فریاد کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اس سُنَّسان بیابان میں جہاں

نہ کوئی مونس ہے نہ غمخوار، آپ ہمیں بے یار و مددگار چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ کئی بار حضرت ہاجرہ رَضِیَ

اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو پکارا مگر آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر میں حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سوال کیا کہ آپ اتنا فرما دیجئے کہ آپ نے اپنی مرضی سے ہمیں یہاں لا کر چھوڑا ہے یا خداوندِ قدوس عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے آپ نے ایسا کیا ہے؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اے ہاجرہ! میں نے جو کچھ کیا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا کہ اب آپ جائیے، مجھے یقین کامل اور پورا پورا اطمینان ہے کہ اللہ کریم عَزَّوَجَلَّ مجھے اور میرے بچے کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ چند دنوں میں کھجوریں اور پانی ختم ہو جانے پر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر بھوک اور پیاس کا غلبہ ہوا اور ان کے سینے میں دودھ خشک ہو گیا اور بچہ بھوک و پیاس سے تڑپنے لگا۔ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پانی کی تلاش و جستجو میں سات (7) چکر صفا و مرؤہ کی دونوں پہاڑیوں کے لگائے، مگر پانی کا کوئی سراغ دُور دُور تک نہیں ملا۔ حضرت اِسْمَاعِیلُ عَلَیْہِ السَّلَام پیاس کی شدت سے ایڑیاں پٹک پٹک کر رو رہے تھے۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کی ایڑیوں کے پاس زمین پر اپنا پیر مار کر زمر کا چشمہ جاری کر دیا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت اسمعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی ایڑی سے جاری ہوا (مراۃ المناجیح، ۴/۶۷) اس پانی میں دودھ کی خاصیت تھی کہ یہ غذا اور پانی دونوں کا کام کرتا تھا۔ چنانچہ یہی زَمَزَم کا پانی پی پی کر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت اِسْمَاعِیلُ عَلَیْہِ السَّلَام زندہ رہے۔ یہاں تک کہ حضرت اِسْمَاعِیلُ عَلَیْہِ السَّلَام جو ان ہو گئے اور شکار کرنے لگے تو شکار کے گوشت اور زَمَزَم کے پانی پر گزر بسر ہونے لگی۔ پھر قبیلہ جُرْہُم کے کچھ لوگ اپنی بکریوں کو چراتے ہوئے اس میدان میں آئے اور پانی کا چشمہ دیکھ کر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اجازت سے یہاں آباد ہو گئے اور اس قبیلہ کی ایک لڑکی سے حضرت اِسْمَاعِیلُ عَلَیْہِ السَّلَام کی شادی بھی ہو گئی اور رَفْتہ رَفْتہ یہاں ایک آبادی ہو گئی۔

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۴۵، ملخصاً)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

اطاعت گزار ہو تو ایسا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے رب تعالیٰ کے بہت ہی اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے کہ (آپ نے رضائے الہی کی خاطر اپنا) وہ بچہ جس کو بڑی دُعاؤں کے بعد بڑھاپے میں پایا تھا، جو آپ کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور تھا، نظری طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کو کبھی اپنے سے جدا نہیں کر سکتے تھے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر اپنے پیارے فرزند اور زوجہ کو وادی بکھا کی اُس سُنسان جگہ پر چھوڑ آئے جہاں سر چھپانے کو دَرَحْتَ کا پتہ اور پیاس بجھانے کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا، نہ وہاں کوئی یار و مددگار، نہ کوئی مونس و غمخوار۔ ہم میں سے کوئی ہوتا تو شاید اس کے تصوّر ہی سے اُس کے سینے میں دل دھڑکنے لگتا، بلکہ شدّتِ غم سے دل پھٹ جاتا۔ مگر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ حکم سن کر نہ فکر مند ہوئے، نہ ایک لمحہ کے لئے سوچ بچار میں پڑے، نہ رنج و غم سے نڈھال ہوئے بلکہ فوراً ہی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم بجالانے کے لئے بیوی اور بچے کو لے کر ملکِ شام سے سرزمینِ مکہ میں چلے گئے اور وہاں بیوی بچے کو چھوڑ کر ملکِ شام واپس آگئے۔ اللہ اکبر! اس جذبہِ اطاعتِ شِعارِی اور جوشِ فرمانبرداری پر ہماری جاں قربان!

اے کاش! ہم بھی رضائے الہی کی خاطر اسلام کی ترویج و اشاعت کرنے، سُنَّتیں سیکھنے اور لوگوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے خود بھی اور اپنے جگر پاروں، آنکھوں کے تاروں کو خود سے جدا کر کے کئی سالوں یا مہینوں کیلئے نہیں بلکہ مہینے میں صرف تین (3) دن کیلئے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر پر روانہ کرنے والے بن جائیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اپنے سمجھدار اور بڑے بچوں کے ساتھ خود بھی شرکت کرنا ہمارا معمول بن جائے۔

داڑھی، عمامہ شریف اور دیگر سنتوں پر عمل کرنے اور اپنے بچوں کو بھی سنتوں پر عمل کی ترغیب دلانے کی سعادت نصیب ہو جائے۔

سنتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دُوس نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں ایتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راضی برضائے الہی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری
زندگی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں قربانیاں دیتے ہوئے گزری۔ جب بھی حکمِ خداوندی آیا تو آپ نے تعمیل کرتے
ہوئے کبھی گھر والوں کو شرک سے روکا تو کبھی قوم کو نیکی کی دعوت دے کر ان کی مخالفت جھیلی، کبھی
بادشاہِ وقت کو توحید و رسالت کا پیغام حق سنایا تو کبھی اپنے قوم کے ہاتھوں آتشِ کدے میں جلنا پڑا، بڑی
چاہتوں اور مُرادوں کے بعد بڑھاپے میں حاصل ہونے والے شیرِ خوار بیٹے کو اس کی والدہ کے ساتھ لُٹ
و دُش (یعنی ویرانہ) بیابان اور چٹیل میدان (وہ میدان جہاں کوئی سایہ دار درخت نہ ہو) میں رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بغیر
کسی دُنیوی سہارے کے اکیلا چھوڑ دیا، تو کبھی اسی بیٹے کی نرم و نازک گردن پر اپنے ہاتھوں سے چھری
چلانے تک گریز نہ کیا۔ اَلْغَرَضُ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی تمام زندگی اطاعتِ الہی میں بسر ہوتی نظر آتی
ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی داستانِ حیات کا ایک ایک گوشہ رِضائے الہی میں راضی رہنے کا درس
دیتا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہر حال میں راضی برضائے الہی رہنے کا جذبہ صَدَّ کروڑ مرہبا! کاش! کہ ہم بھی
آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی رضا میں راضی رہنے والے بن جائیں، کاش! کہ ہم بھی
اطاعتِ الہی سے معمور زندگی بسر کرنے والے بن جائیں۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام راہِ خدا میں اپنی اولاد تک قربان کرنے کو تیار ہو گئے، اے نکاش! ہم اپنا کچھ وقت ہی راہِ خدا میں صرف کرنے والے بن جائیں۔ خوب خوب مدنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی انعامات کے عامل اور مدنی کاموں کی دھومیں بچانے والے بن جائیں۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ سے ہمیں یہ بھی درس ملتا ہے کہ ہم پر کتنی ہی بڑی مُصِیبت کیوں نہ آجائے اور کیسی ہی بڑی آزمائش میں کیوں نہ مبتلا ہو جائیں، لیکن اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا میں راضی رہتے ہوئے صبر و شکر کے ساتھ اُس وقت کو گزارنا چاہیے۔ بالفرض! اگر ہم کسی مُصِیبت کا شکار ہو بھی جائیں، تب بھی واویلا بچانے کے بجائے خود کو ملنے والے ثوابِ عظیم کی طرف نظر کرنی چاہیے۔ کتنی ہی نعمتیں ایسی ہیں جو بن مانگے ہمیں عطا ہوئی ہیں اور ان کا سلسلہ بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ یقیناً خدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار نعمتیں ساری کائنات کے ذرے ذرے پر بارش کی بُوندوں، دَرَخَتوں کے پتوں، سمندر کے قطروں اور ریت کے ذروں سے زیادہ ہر لمحہ، ہر گھڑی بن مانگے طوفانی بارشوں سے تیز تر برس رہی ہیں۔ جن کو شمار کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور اس کا اعلان اللہ عَزَّوَجَلَّ خود اپنے پیارے کلام میں فرما رہا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْاَيَّانِ: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے۔	وَ اِنْ تَعْدُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (پارہ: ۱۳، ابراہیم: ۳۴)
---	---

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ بندہ کسی وقت، کسی لمحے، کسی بھی حالت میں اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی بے حد و بے عدد نعمتوں سے لا تعلق نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اگر کوئی آزمائش کی گھڑی مُقَدَّر میں آ ہی جائے، یا کوئی نعمت ختم ہو جائے، تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دوسری لا تعداد نعمتیں تو مَوْجُود ہوتی ہیں۔ لہذا عقلمند وہی ہے جو ایسے لمحات میں صبر کا دامن نہ چھوڑے اور رضائے الہی کی خاطر اسے برداشت کرے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے آخر و ثواب کا ڈھیروں

ڈھیر خزانہ ہمارے ہاتھ آئے گا۔ چنانچہ دو فرامین مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ سنئے:

مُسلماں کو جو بھی تکلیف، اُذیت، اندیشہ، غم اور ملال پہنچے یہاں تک کہ اگر اس کو کنا بھی چُہہ جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان تکالیف کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب کفارة المرض، الحدیث ۵۶۲۰، ج ۴، ص ۳)

قیامت کے دن جب مُنادی ندا کریگا: کون ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قرض ہے؟ تو مخلوق کہے گی: ایسا کون ہے جس کا قرض اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہو؟ فرشتے کہیں گے: وہ جسے (دُنیا میں) ایسی مُصیبت میں مُبتلا کیا گیا جس سے اس کا دل غمگین ہوا، آنکھوں سے آنسو بہے لیکن اس نے ثواب کی اُمید پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے صبر کیا آج وہ کھڑا ہو جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنا اجر لے لے۔

(نیکو کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص ۶۳)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

قربانی کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے اندر صبر و شکر جیسی عادات پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ان اوصافِ حمیدہ کو اپنی ذات پر نافذ کرنے کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے اُسلاف کی سیرت و کردار کا مُطالعہ کریں۔ جب اُنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عِظَام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے واقعات پڑھیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے کرداروں کی مدنی مہک سے ہماری زندگی بھی مہک اُٹھے گی۔ آج ہم نے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مُتعلّق سُنّا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہماری زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزاری، حکمِ خداوندی میں اپنائی، مَن، دھن فدا کرنے کا عملی مظاہرہ کیا، یہاں تک کہ چاند سا بیٹا بھی راہِ خدا میں قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ

وَجَلَّ کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ تمام اُمّتِ مسلمہ کو حکم فرمادیا کہ تم بھی میرے خلیل (علیہ السلام) کی اس آداب پر عمل کرتے ہوئے جانور ذبح کیا کرو۔ چنانچہ ہر بالغ، مقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۲، ملخصاً) مالکِ نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باون (52.5) تولے چاندی یا اتنی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیت کا (حاجاتِ اصلیہ سے زائد) سامان ہو اور اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یا بندوں کا اتنا قرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے بیان کردہ نصاب باقی نہ رہے۔ (عالمگیری، ۱/۱۸۷، ملخصاً) فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزر اوقات میں شدید تنگی و دشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری، علمِ دین سے متعلق کتابیں اور پیشے سے متعلق اوزار وغیرہ۔

(عالمگیری، ۱/۱۷۲، ملخصاً)

کئی احادیثِ مبارکہ میں قربانی کے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ آئیے! ان میں سے دو (2) فرامینِ مَظْطَعِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے ہیں۔

1. حضرت سیدنا زید بن اَرَقَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی، "یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کی: اور اُون میں؟ فرمایا: اس کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیہ، رقم ۳۱۲، ج ۳، ص ۵۳۱)

2. ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ہے: اے لوگو! خوش دلی سے قربانی کیا کرو اور ان کے خون پر

رِضَاۤیَ الْہٰیءِ وَجَلَّ ۚ اور آخر کی اُمید رکھو اگرچہ وہ زمین پر گر چکا ہو، کیونکہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حفاظت میں گرتا ہے۔ (الجم الاوسط، الحدیث: ۸۳۱۹، ج ۶، ص ۱۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس شخص پر شرعی اُصولوں کی بنا پر قربانی واجب ہے اس پر قربانی سے مُتَعَلِّق مسائل سیکھنا بھی لازم ہیں۔ فی زمانہ عِلْم دین سے دُوری کے باعث مُسلمان اس اہم فریضہ کو بھی کُنا حَقُّہ (جیسا کہ اس کا حق ہے) ادا نہیں کر پاتے، ہمارے معاشرے کی ایک تعداد ایسی ہے جن کی دینی معلومات کا حال یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مُخْتَلَف مالکِ نِصاب اُفراد پورے گھر کی طرف سے ایک ہی بکرا قربان کر دیتے ہیں اور قربانی کے لیے کیسا جانور ہونا چاہیے؟ یا کس عیب کی وجہ سے قربانی نہیں ہوگی؟ انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا اور وہ قربانی کرنے کے بعد اس خُوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہم نے بھی سُنّتِ ابراہیمی پر عمل کر لیا اور ہمارا واجب ادا ہو گیا۔ حالانکہ ان کے ذمہ واجب کی ادائیگی باقی رہتی ہے۔ اس لیے قربانی کے احکامات کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔ قربانی میں پیش آنے والے مسائل کے مُتَعَلِّق شیخ طریقت، امیر اہلسُنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 48 صفحات پر مُشتمل رسالے ”اَبَلَق گھوڑے سوار“ کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ قربانی کرنے سے پہلے کم از کم ایک بار تو ضرور اس رسالے کا مطالعہ فرمائیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ عِلْم دین کا ڈھیروں ڈھیر ذخیرہ ہاتھ آئے گا اور قربانی کے بہت سے مسائل سے بھی آگاہی ہوگی۔ قربانی کے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 15“ سے قربانی کے مسائل کا مطالعہ کیجئے یا دارُالافتاء اہلسُنّت سے رُجوع کیجئے۔

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

دعوتِ اسلامی، خدمتِ دین کے کم و بیش 97 شعبوں میں سنتوں کی خدمت میں مشغول ہے۔ ان تمام شعبہ جات کو چلانے کیلئے ماہانہ کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی حصولِ ثواب کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقی کیلئے اپنے گھر، رشتہ داروں اور اہل محلہ کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں میں جا جا کر دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا تعارف کرواتے ہوئے قربانی کی کھالیں جمع کرنے کی بھرپور کوشش بھی کرنی ہے اور اپنے عزیز و اقارب کو یہ ترغیب بھی دلانی ہے کہ وہ بھی اپنی قربانی کے جانور کی کھال دعوتِ اسلامی کو دے کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اَمِیْن بِحَاوِی النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں کے بارے میں سننا اور ضمناً ان سے متعلق مدنی پھول حاصل کیے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی اطاعتِ خداوندی اور رضائے الہی میں بسر فرمائی۔ وقتاً فوقتاً مصائب و مشکلات کا سامنا ہوا مگر آپ نے صبر و شکر اور رضائے الہی میں راضی رہنے کو ترجیح دی اور کبھی حرفِ شکایت زباں پر نہ لائے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی زندگی کو اطاعتِ الہی میں گزاریں، ہر معاملے میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کی پیروی کرتے رہیں۔ آزمائشوں پر صبر اور نعمتیں ملنے پر شکرِ الہی بجالائیں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں سعادتیں ہمارا مقدر ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، علمِ دین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اس کا مدنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مدنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 95 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ ”مجلس مزاراتِ اولیاء“ بھی ہے، اس مجلس کے ذمہ داران دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بزرگانِ دین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دینی خدمات سر انجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتیٰ اللہ و صاحبِ مزار کے عرس کے موقع پر اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد، مزارات سے ملحقہ مساجد میں عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے سفر کروانا اور بالخصوص عرس کے دنوں میں مزار شریف کے احاطے میں سنتوں بھرے مدنی حلقے لگانا، جن میں وضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بزرگ کے سجادہ نشین، خلفاء اور مزارات کے متولی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے انہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتِ المدینہ و مدارسِ المدینہ اور ملک و بیرون ملک ہونے والے مدنی کاموں سے آگاہ کرنا وغیرہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن و گنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی سنتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام مسلمانوں کو راہِ سنت پر چلانے میں بہت معاون ہیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدرسۃ المدینہ بالغان“ میں پڑھنا پڑھانا بھی ہے۔ قرآنِ پاک اللہ عزَّوجلَّ کا مبارک کلام ہے، اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُنانا سب ثواب کا کام ہے، لیکن یہ ثواب اسی وقت ملے گا جبکہ دُرست تلفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو ورنہ بسا اوقات ثواب کے بجائے بندہ عذاب کا مُستحق بن جاتا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”بِلاشبہ اتنی تجوید جس سے صحیح (نص۔ جی۔ ح) حروف ہو (تواعدِ تجوید کے مطابق حروف کو دُرست مخارج سے ادا کر سکے) اور غلط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرض عین ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، مجلہ ۶ ص ۳۴۳) قرآنِ کریم پڑھنا اور پڑھانا کس قدر باعثِ فضیلت ہے۔ چنانچہ نبی مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: **خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ**۔ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ الْبُخَارِ ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن سَلَمٰی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ مسجد میں قرآنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھار کھا ہے۔ (فَيْضُ الْقَدِيدِ ج ۳ ص ۶۱۸ تحت الحدیث ۳۹۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی دُرست قواعد و مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنے کے خواہشمند ہیں اور پڑھنا بھی چاہتے تو مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں ضرور شرکت کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مختلف مقامات اور مساجد وغیرہ میں عُمومًا بعد نمازِ عشاء ہزار ہا مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے اور دُعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ دُرست کرتے اور سنتوں کی تعلیم مُفت حاصل

دکرتے ہیں۔ علاوہ ازیں دُنیا کے مختلف ممالک میں گھروں کے اندر تقریباً روزانہ ہزاروں مدارس بنام مدرسۃ المدینہ (برائے بالغات) بھی لگائے جاتے ہیں، جن میں اسلامی بہنیں قرآن پاک، نماز اور سنتوں کی مفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے کئی اسلامی بھائیوں کی اصلاح بھی ہوئی ہے۔ آئیے اسی حوالے سے ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں۔

میری زندگی میں بہار آگئی:

زم زم نگر، حیدرآباد (باب الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دنیا کی موجِ مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافل ایامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی روحانی فضائیں تو کیا میسج آئیں میری تو خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ کے چراغ سے منور کر دیا۔ اس میں مجھے قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سنتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں بہار آگئی، فیشن پرستی و موجِ مستی سے نجات حاصل ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھو میں مچا رہا ہوں۔

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

سفر کی سنتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فصیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مصطفیٰ جان

رحمت، شمع بزم ہدایت، نوشہ بزم جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشافہ النصاب، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ ادار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے، لہذا ہم

کوشش کر کے سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سُنَّتیں اور آداب سیکھ لیں تاکہ ان پر عمل کر کے ہم اپنے سفر کو بھی حصولِ ثواب کا ذریعہ بنا سکیں۔

❀ ... ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سُنَّت ہے۔

(اشعة اللمعات، ج ۵، ص ۱۶۱) ❀ ... اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے

❀ ... اگر چند اسلامی بھائی مل کر مدنی قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنا لیں۔

❀ ... چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر

لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص ۱۹) ❀ ... لباسِ سفر پہن کر اگر وقت

مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار (4) رکعت نفل ”الْحَدُّ وَقُلْنَ“ سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک

اہلِ مال کی نگہبانی کریں گی ❀ ... ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہلِ مال

کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر والوں کو ذیل کے کلمات کہہ کر سفر پر

روانہ ہوں۔ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ وِدَاعَکَ۔ ترجمہ: میں تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کرتا ہوں

جو سوچی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب تشبیع الغزوۃ ووداعہم، الحدیث،

۲۸۲۵، ج ۳، ص ۳۷۲) ❀ ... سفر تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ یہ پانچ (5) سورتیں

پڑھ لیا کریں (۱) قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اٰخِرَتِكَ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اٰخِرَتِكَ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اٰخِرَتِكَ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اٰخِرَتِكَ (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اٰخِرَتِكَ ﴿... جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جارہی ہو تو ”اللہ اکبر“ کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیوں سے اتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو ”سُبْحَانَ اللہ“ عَزَّوَجَلَّ کہنا سنت ہے ﴿... مسافر کو چاہیے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دُعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعا مقبول ہے۔ ﴿... منزل پر اتریں تو قَافِو قَافِیَہ دعا پڑھیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچیں گے۔ دعا یہ ہے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّمَاثِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔ (کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۸، ج ۶، ص ۳۰۱) ﴿... سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔ (کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۲، ج ۶، ص ۳۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتب بہارِ شریعت حصہ ۱۶ (۳۱۲ صفحات) نیز ۱۲۰ صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (۱۰۱ مدنی پھول، ص ۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے

والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَلَّاءِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحْمَت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽¹⁾

﴿2﴾ تمام گناہِ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہِ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔⁽²⁾

﴿3﴾ رَحْمَت کے ستر دروازے

صَلِّ اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۵۱ ملخصاً

۲... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽³⁾

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً ذَاتُكَ بِدَوَامٍ مُنْكَ اللّٰهُ
حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ لَهَادِیْ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک
بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔⁽⁴⁾

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ
ایک دن ایک شخص آیا تو حضور اُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے!
جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا
ہے۔⁽⁵⁾

﴿6﴾ دُرودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْہُ الْبَقْعَدَ الْبَقْرَبِ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
شافعِ اُمِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرود پاک پڑھے، اُس کے لیے
میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽⁶⁾

۳... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۷۷

۴... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانیة والخمسون، ص ۱۴۹

۵... القول البدیع، الباب الاول، ص ۲۵

۶... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽⁷⁾

﴿2﴾ ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خدا اے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قَدَر حاصل کر لی۔⁽⁸⁾

صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

7... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۵۷۳۰۱

8... تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵